احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ 30- جنوری 1999ء

روزنامہ
الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

☎ 213029

ہفتہ 30- جنوری 1999ء - 12 شوال 1419 ہجری - 30 صلح 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 24

مومن جھوٹ سے دور ہے

حضرت ابو امامہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

یطبع المومن علی الخلال کلہا الا الخیانۃ والکذب

مومن ہر قسم کی عادتوں اور خصلتوں پر پیدا کیا جاتا ہے سوائے خیانت اور جھوٹ کے

(مسند احمد بن حنبل جلد 7 صفحہ 252 مطبوعہ بیروت)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ نے تو جھوٹ کو نجاست کہا تھا کہ اس سے پرہیز کرو۔ (-) بت پرستی کے ساتھ اس جھوٹ کو ملایا ہے جیسا احمق انسان اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پتھر کی طرف سر جھکاتا ہے ویسے ہی صدق اور راستی کو چھوڑ کر اپنے مطلب کے لئے جھوٹ کو بت بناتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بت پرستی کے ساتھ ملایا اور اس سے نسبت دی جیسے ایک بت پرست بت سے نجات چاہتا ہے۔ جھوٹ بولنے والا بھی اپنی طرف سے بت بناتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس بت کے ذریعہ نجات ہو جاوے گی۔ کیسی خرابی آ کر پڑی ہے۔ اگر کہا جاوے کہ کیوں بت پرست ہوتے ہو۔ اس نجاست کو چھوڑ دو۔ تو کہتے ہیں کیونکر چھوڑ دیں اس کے بغیر گذارہ نہیں ہو سکتا۔ اس سے بڑھ کر اور کیا بدقسمتی ہو گی کہ جھوٹ پر اپنا مدار سمجھتے ہیں۔ مگر میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ آخر سچ ہی کامیاب ہوتا ہے۔ بھلائی اور فتح اسی کی ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 636)

جھوٹ رزق کو کم کرتا ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع)

جھوٹ کا بت سب سے بڑا بت ہے جو عبادت کے خالص ہونے کی راہ میں حائل ہے۔ اس کو توڑو اور اس کو توڑو تو اکثر بت ٹوٹ جائیں گے لیکن اور بھی ہیں (-) ان میں سے ایک ایک موضوع کو لے کر (اللہ نے چاہا تو) وقتاً فوقتاً میں آپ کے سامنے کھول کر یہ باتیں پیش کروں گا۔ اس وقت جھوٹ کے مضمون کے سلسلہ میں یہ تیسرا خطبہ ہے۔ آپ کو یاد ہو گا کہ پچھلے خطبہ میں میں نے یہ بیان کیا تھا کہ وہ قومیں جو جھوٹی ہیں ان کی اقتصادیات میں برکت نہیں ہے اور یہ صرف فرد کا معاملہ نہیں بلکہ جھوٹ قوموں کے رزق کو چھین لیتا ہے اور بظاہر انسان جھوٹ کو رب بنا رہا ہوتا ہے لیکن حقیقت میں یہ ایسا ظالم رب ہے، ایسا دھوکے باز رب ہے کہ ایک ہاتھ سے کچھ دیتا ہے تو دوسرے ہاتھ سے اس سے بہت زیادہ واپس لے جاتا ہے۔ چنانچہ میں نے اس کی مثالیں دیں۔ یہاں دیندار یا غیر دیندار کا فرق نہیں ہے۔ وہ قومیں جو سچی ہیں ان کے رزق میں ضرور برکت پڑتی ہے۔ چنانچہ مشرق بعید کی قوموں کی مثال آپ کے سامنے رکھی۔ جاپان کی مثال سامنے رکھی کہ ان کی بھاری اکثریت خدا کو بھی نہیں مانتی لیکن سچ بولتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جہاں جہاں جن قوموں میں سچ بولا جا رہا ہے وہاں رزق میں بہت برکت ہے۔ ہمارے تیسری دنیا کے ممالک کو بھی اس سے نصیحت پکڑنی چاہئے اس خطبہ کے بعد یہ حدیث میرے سامنے آئی جس میں یہ مضمون بھی بیان ہوا ہے۔ یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ والدین سے نیک سلوک عمر کو بڑھاتا ہے۔ جھوٹ رزق کو کم کرتا ہے اور دعا قضاء و قدر کو بدل دیتی ہے۔ (الترغیب و الترھیب للمنذریؒ۔ جلد نمبر 2 ص 29 مطبوعہ مصر)

ان تین باتوں میں انسانی زندگی کے سارے مسائل حل ہو گئے۔ انسان اپنی عمر اور صحت کے لئے کتنی کوششیں کرتا ہے۔ اس کے لئے یہ نکتہ بیان فرمایا کہ والدین سے نیک سلوک عمر کو بڑھاتا ہے۔ ہمارے ہاں بہت سے والدین ہیں جو بچوں کی شکایت اگر زبان پر نہیں لاتے تو دل میں ضرور رکھتے ہیں اور بڑے محروم ہیں وہ بچے جو ماں باپ کی خدمت کی عمر کو پہنچتے ہوں یا جب خدمت کی توفیق ملے، ماں باپ زندہ ہوں اور پھر ان کی خدمت نہ کر سکیں تو یہ نصیحت بھی ضمناً آپ کے سامنے ہے کہ اگر آپ اپنی عمر اور صحت اور اپنے بچوں کی عمر اور صحت کے خواہاں ہوں تو اپنے ماں باپ کی جس حد تک توفیق ہو خدمت کریں۔

جھوٹ رزق کو کم کرتا ہے بڑھاتا نہیں ہے۔ یہ بات بہرحال سچی ہے۔ اس لئے جھوٹ کے ذریعہ رزق کمانے والوں کے لئے یہ انذار ہے۔ یہ وعید ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کا رزق بڑھ رہا ہے لیکن بالآخر نہ انفرادی طور پر جھوٹ سے کمائے ہوئے رزق میں برکت رہتی ہے نہ قومی طور پر برکت رہتی ہے۔

(الفضل 18- اکتوبر 1992ء)

کام جو کرتے ہیں تیری رہ میں پاتے ہیں جزا
مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے بار بار
تیرے کاموں سے مجھے حیرت ہے اے میرے کریم
کس عمل پر مجھ کو دی ہے خلعت قرب و جوار
یہ سراسر فضل و احساں ہے کہ میں آیا پسند
ورنہ درگہ میں تری کچھ کم نہ تھے خدمت گذار

(درثمین)

یوم مصلح موعود

○ "امراء اضلاع۔ صدر صاحبان اور مربیان سلسلہ کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ 20- فروری کو پیشگوئی مصلح موعود کی مناسبت سے اپنے اپنے حلقوں میں پروگرام منعقد کر کے احمدی احباب کو معلومات بہم پہنچائیں اور اپنی رپورٹ ارسال کریں۔"

(ناظر اصلاح و ارشاد)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت باسعادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم فاتح احمد خان صاحب اور عزیزہ مکرمہ امۃ الوارث فرح صاحبہ کو مورخہ 22- جنوری 1999ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے منصور احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کا نواسہ اور محترم رئیس محمد عبداللہ خان صاحب ڈاہری آف نواب شاہ کا پوتا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولود کو باعمر، سعادت مند، خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

1999ء کا ٹارگٹ

○ "ہر احمدی نے کم از کم پہلی ششماہی میں دوسرا اور دوسری ششماہی میں تیسرا پارہ صحت تلفظ اور عربی گرائمر کی مدد باترجمہ سیکھنا ہے۔ MTA سے نشر ہونے والی ترجمۃ القرآن کلاسوں کے ویڈیو / آڈیو بہترین گائیڈ ہیں۔ ان کی مدد سے ہر احمدی گھرانے میں فیملی قرآن کلاسیں شروع ہونی چاہئیں۔"

(نظارت تعلیم القرآن - پاکستان)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سیکرٹریان وصایا

سیکرٹری وصایا مجلس موصیان کا صدر ہو گا اور حسب قاعدہ نمبر 18 قواعد الوصیت اپنی ذمہ داری اور فرائض ادا کرے گا۔ یہ فرائض رسالہ قواعد الوصیت میں چھپے ہوئے ہیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2-50 روپے

مرتبہ- حافظ عبد الحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں نمبر 34

ریکارڈ شدہ 16- اکتوبر 1998ء
نشر 19- اکتوبر 1998ء

آج کی نشست کے آغاز میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کچھ عرصہ قبل شہادت کی سعادت پانے والے ماسٹر نذیر احمد صاحب بگھیو آف نواب شاہ (سندھ) کا محبت بھرے انداز سے تذکرہ فرمایا ان کا تعارف کرواتے ہوئے فرمایا کہ ان کے والد کے نانا حضرت اخوند محمد رمضان صاحب سندھیوں میں پہلے رفیق مسیح موعود تھے۔ انہوں نے 1898ء میں قادیان جا کر حضرت بانی سلسلہ کی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ واقعہ شہادت کے حوالے سے حضور نے فرمایا ایک باریش شخص تھا جس نے موزر کے ذریعہ ماسٹر صاحب پر فائر کئے اور اس قریبی مسجد میں جا گھسا جہاں سے آئے روز جماعت احمدیہ کے خلاف ہرزہ سرائی ہوتی رہی ہے ان کے وقار اور سندھی ہونے کی وجہ سے انتظامیہ نے دباؤ میں آکر مقدمہ درج کیا۔ وہ اپنے محلے میں بہت ہی ہردلعزیز تھے بچوں کو قرآن پڑھانا خدمت کرنا اس وجہ سے بہت پاپولر تھے سارے علاقے میں ان کے حق میں شور پڑ گیا۔ اتنا دباؤ پڑا کہ پولیس مقدمہ درج کرنے پر مجبور ہو گئی۔

محاورہ ہردلعزیز سمجھاتے ہوئے حضور نے علیم صاحب کا ایک شعر پڑھا۔

عزیز اتنا ہی رکھو کہ جی سنبھل جائے
اب اس قدر بھی نہ چاہو کہ دم نکل جائے

عزیزہ وجیہہ نے بڑے لحن کے ساتھ حضرت مسیح موعود..... کا پاکیزہ کلام سنایا۔

وہ دیکھتا ہے غیروں سے کیوں دل لگاتے ہو
جو کچھ بتوں میں پاتے ہو اس میں وہ کیا نہیں
سورج پہ غور کر کے نہ پائی وہ روشنی
جب چاند کو بھی دیکھا تو اس یار سا نہیں
واحد ہے لاشریک ہے اور لازوال ہے
سب موت کا شکار ہیں اس کو فنا نہیں
سب خیر ہے اسی میں کہ اس سے لگاؤ دل
ڈھونڈو اسی کو یارو بتوں میں وفا نہیں

اس کے بعد عزیزہ ملیحہ نے حضرت مصلح موعود..... کی ایک دعائیہ نظم کے چند اشعار پیش کئے۔

الٰہی تو ہمارا پاسباں ہو
ہمیں ہر وقت تو راحت رساں ہو
ترے بن زندگی کا کچھ نہیں لطف
ہمارے ساتھ پیارے ہر زماں ہو
مصیبت میں ہمارا ہو مددگار
ہمارے دردِ دل کا رازداں ہو
ہمیں اپنے لئے مخصوص کر لے
ہمارے دل میں آکر میہماں ہو

ایک بچی نے خط کے ذریعہ اپنی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے حضور کی خدمت میں عرض کیا۔ خدا کے لئے ایک دفعہ شوکت کی آواز میں "محبت کے نغمات گائیں گے ہم" والا نغمہ سنوا دیں۔ چنانچہ عزیزہ شوکت نے حضور کے ارشاد پر نہایت پرسوز اور مسحور کن آواز میں نغمہ سنایا۔ ساری محفل جھوم اٹھی اور بے ساختہ ساتھ دھرانے لگی۔

محبت کے نغمات گائیں گے ہم
اخوت کی تانیں اڑائیں گے ہم
کدورت کی ہوں تلخیاں جس سے دور
وہ میٹھے ترانے سنائیں گے ہم

تلافی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

○ حضرت عمرؓ اپنی خلافت کے زمانہ میں ایک دفعہ حج کے لئے تشریف لے گئے۔ روسا مکہ آپ کی ملاقات کے لئے آئے۔ اتنے میں ایک غریب مسلمان جس کے تن پر پورے کپڑے بھی نہ تھے آیا اور سلام کہہ کر مجلس میں بیٹھنے لگا تو حضرت عمرؓ نے ان روؤساء کو اشارہ کیا کہ پیچھے ہو جاؤ اور اس صحابی کو اپنے پاس بٹھا لیا۔ اس طرح ایک کے بعد دوسرے قدیمی صحابیؓ کے آنے پر حضرت عمرؓ ان کو اشارے سے پیچھے کرتے گئے اور صحابہؓ کو اپنے پاس بٹھاتے گئے۔ ہوتے ہوتے ان روؤساء کو سب سے پیچھے جوتیوں والی جگہ پر بیٹھنا پڑا۔ ان روؤساء نے بعد میں مشورہ کیا کہ آج ہمیں خلیفہ رسول کی مجلس میں جس ذلت سے دوچار ہونا پڑا ہے اس کا مداوا اور تلافی کیا ہو سکتی ہے انہوں نے سوچا کہ بہتر ہو گا کہ ہم اس سلسلہ میں حضرت عمرؓ سے ہی راہنمائی حاصل کریں چنانچہ وہ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ساری بات بیان کر کے رہنمائی کی درخواست کی۔ حضرت عمرؓ کی آنکھوں کے سامنے وہ سارا زمانہ پھر گیا جب ان امراء کے بزرگ آنحضرت ﷺ کی مخالفت کرتے اور آپ کو ایذاء پہنچانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے اور یا آج یہ حالت ہے...... اس پر حضرت عمرؓ پر رقت طاری ہو گئی وہ زبان سے تو کچھ نہ کہہ سکے مگر ہاتھ سے شام کی طرف اشارہ کر دیا جس کا مطلب یہ تھا کہ شام کے جہاد میں شامل ہو کر اور اپنے خون کی قربانی دے کر ہی تم گزشتہ غلطیوں کی تلافی کر سکتے ہو۔ اس پر مکہ کے وہ روؤساء جن کی تعداد چھ تھی شام کے جہاد کے لئے چلے گئے اور اسلام کی راہ میں لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔

(خطبات محمود جلد 3 صفحہ 486)

کہا "اِقرا" جو جبریلِ اَمیں نے
کُھلا اُمّی پہ بابِ عِلم و حکمت
جہاں کے فلسفی ہیں سَر خَمیدہ
ہے قرآں وُہ کتابِ علم و حکمت

○○○

شِفا کا دم کسی کے لَب پہ جاری
یدِ بیضا کسی کی آستیں میں
جہاں بھر کے مقدر کا ستارہ
چمکتا ہے محمدؐ کی جبیں میں

عبد السّلام اِسلام

عید کے دن

عید کا چاند رہا دُھند میں مستور مگر
اپنا اک چاند ہوا جلوہ نما عید کے دن

ایم ٹی اے کا ہے یہ احسان کہ ہم نے دیکھا
ایک شیشے میں قمر نوروں دُھلا عید کے دن

سن کے اس شیریں زباں سے شہِ خوباں کا سخن
ذرہ ذرہ مرا مخمور رہا عید کے دن

جذبۂ خیر سگالی لئے دل میں اپنے
حق غریبوں کا کیا ہم نے ادا عید کے دن

اپنے پیاروں سے گلے ملنا میسّر آیا
ساتھ ہی ہوتا رہا ذکرِ خدا عید کے دن

یوں تو کھانے کو سویاں بھی ملیں زردہ بھی
مائدہ میں تھا مگر لطف سوا عید کے دن

پُر یقیں ہے دلِ شبّیر کہ ہوگی مقبول
دل سے نکلی ہوئی طاہر کی دعا عید کے دن

چوہدری شبیر احمد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا عالمی درس قرآن ☆ نمبر20- فرمودہ 12 جنوری 1999ء

عزت کے حصول کی خاطر غیر مومنوں کو دوست نہ بناؤ

خدا تعالیٰ کبھی دشمن کو یہ توفیق نہیں دے گا کہ وہ اس کے دین کو تباہ کر سکیں

(درس قرآن کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن:12- جنوری 1999ء- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 23- رمضان المبارک کو عالمی درس قرآن میں سورہ نساء کی آیات 139 تا 142 کا درس دیا- حضور کا یہ درس ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا- اور معمول کے مطابق کئی دیگر زبانوں میں رواں ترجمہ بھی پیش کیا گیا-

آیت نمبر 139

حضور ایدہ اللہ نے سورہ نساء کی آیت 139 کا مطلب بیان کرتے ہوئے فرمایا' تو منافقوں کو بشارت دے دے کہ ان کے لئے دردناک عذاب مقدر ہے- حضور نے فرمایا یہ چھوٹی سی آیت ہے جو اگلی آیت سے مل کر مضمون کو مکمل کر دیتی ہے- اس میں لفظ 'بشارت' کو عذاب کے لئے استعمال کیا گیا ہے جبکہ عموماً بشارت کے معنی خوشی کی خبر کے ہوتے ہیں- بشارت کا لفظ یہاں اس لئے استعمال کیا گیا ہے کہ بشارت کا لفظ ایسی خبر پر اطلاق پاتا ہے جس کا اثر چہرے پر ظاہر ہو جاتا ہو- اس اثر کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ لفظ استعمال ہوا ہے-

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس میں کسی تفصیلی بحث کی ضرورت نہیں- یہ وہ آیت ہے جس کے متعلق اکثر مفسرین خاموش ہیں- اس کا مضمون اتنا ظاہر و باہر ہے کہ کریدنے کے باوجود ان کو کوئی ایسا مضمون دکھائی نہیں دیا جس پر بحث کر سکیں- اس آیت کا اگلی آیت سے تعلق ہے- اور مضمون جاری و ساری ہے-

آیت نمبر 140

سورہ نساء کی آیت نمبر 140 کا مطلب بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آیت 139 میں ذکر ہے کہ تو منافقوں کو دردناک عذاب کی بشارت دے دے- اس آیت میں ذکر ہے کہ ان لوگوں کو جو مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں- کیا وہ ان کے قرب میں عزت کے خواہاں ہیں- یقیناً عزت تمام تر اللہ ہی کے قبضے میں ہے-

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ وہ آیت ہے جس سے متحدہ ہندوستان میں تحریک ترک موالات کے علم بردار استنباط کرتے تھے- اس لئے حضرت مصلح موعود کو اس آیت کے بارے میں تفصیلی بحث کی ضرورت پیش آئی- اس آیت کے سادہ سے معنی ہیں کہ مومنوں کو چھوڑ کر دوسروں کو دوست نہ بناؤ- یہ مطلب نہیں کہ غیر مومن سے دوستی ہی ناجائز ہے- اس آیت کا اگلا حصہ مضمون کو خوب کھول دیتا ہے- کہ ان کو اس لئے دوست نہ بناؤ کہ ان سے دوستی سے عزت ملے گی- اگر ایسا ہے تو ہرگز نہ بناؤ ورنہ تم ان جیسے ہو جاؤ گے- حضور نے فرمایا عام طور پر ایک شخص کے اپنے بھی دوست ہوتے ہیں اور غیر بھی ہوتے ہیں- لیکن اگر وہ یہ سوچے کہ ان سے دوستی میں ذلت ہوگی اور غیروں سے دوستی میں عزت ہوگی تو اللہ فرماتا ہے کہ اس صورت میں غیر اس پر غالب آجایا کرتے ہیں ایسا شخص پھر انہی میں سے ہو جایا کرتا ہے-

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر کوئی احمدی ایسا ہے جو احمدیوں کو چھوڑ کر غیروں کو دوست بنائے اور یہ سوچے کہ اس سے میں عزت پاؤں گا- اور احمدیوں سے بے اعتنائی اختیار کرے اور غیروں کی موجودگی میں احمدیوں سے اعراض کرے- اور شرمندگی محسوس کرے اور پیچھا چھڑانے کی کوشش کرے تو یہ غلط ہے- قرآن کریم نے یہ گہرا نفسیاتی مضمون بیان کیا ہے اور فرمایا ہے کہ عزت کی بات ہے نا! تو یاد رکھو کہ عزت تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے-

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا حضرت نبی کریم ﷺ کے صحابہؓ دنیا کے اعتبار سے بظاہر عزت کا کوئی پہلو نہ رکھتے تھے اس لئے کہ ان کی عزت اللہ اور رسولؐ کے ساتھ تھی- لیکن جب اللہ کی نظر ان پر پڑی کہ میری خاطر یہ غریب اور ذلیل ہو رہے ہیں تو اللہ نے ان کو عزت دے دی- حضرت ابو ہریرہؓ کو دیکھ لو کہ کسریٰ کے رومال میں تھوکتے تھے اور بخ بخ ابو ہریرہ کہتے تھے- کہ دیکھو میری یہ شان ہے کہ کسریٰ کا رومال میرے استعمال میں ہے- اس وقت جو دنیاوی عزت والے تھے وہ منہ چھپائے پھرتے تھے-

ہندو کی سازش

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ترک موالات کی تحریک ہندو کی مسلمانوں کے خلاف سازش تھی- تاکہ مسلمان اپنی جائیدادیں چھوڑ کر ملک سے نکل جائیں اور وہ اسے ہڑپ کر جائیں- اول تو پہلے ہی مسلمانوں کے پاس ہندوؤں سے کم جائیداد تھی- اور جو تھی وہ بھی چاہتے تھے کہ چھوڑ جائیں- اور مسلمانوں کا حال یہ تھا کہ استنباط قرآن کریم سے کرتے تھے کہتے تھے کہ اس آیت سے ثابت ہے کہ انگریز سے دوستی چھوڑ دو- حضور نے فرمایا کیا قرآن کریم کا منشاء یہ تھا ہندو سے بہت دوستی رکھو اور جو اپنے پاس ہے وہ بھی اسے دے دو- حضرت صاحب نے فرمایا یہ جوش و خروش کا زمانہ تھا یہ وہ زمانہ تھا جب مسلمانوں کے سٹیج سے گاندھی جی تقریریں کرتے تھے اور کہتے تھے کہ سب کچھ چھوڑ دو اور افغانستان چلے جاؤ- وہاں جب مسلمان گئے تو ایسی تکلیف ہوئی اور ایسی مار پڑی کہ واپس آئے تو کچھ بھی باقی نہ تھا- حضرت مصلح موعود نے اس وقت تنبیہ کی تھی کہ ایسا نہ کرو اس کا بڑا برا انجام ہوگا- اس وقت احمدیوں کو سزا دینے کے لئے ان پر بڑے بڑے مظالم کئے گئے کہ ہم نہ کہتے تھے یہ انگریز کے پٹھو ہیں- اسی لئے اب انگریز کی حمایت کر رہے ہیں- چلو کابل چلو- اور جو گئے انہوں نے بڑی تکلیفیں اٹھائیں- بعض رستوں میں ہی مر گئے- بیماریوں اور فاقہ کشی کا شکار ہو گئے- جب واپس آنے لگے تو افغان لیٹروں نے جو بچا کھچا تھا وہ بھی لوٹ لیا-

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس صورت حال میں حضرت مصلح موعود کا تمام تر تفسیری زور اسی تحریک کے بارے میں ہے- حضرت مصلح موعود مولوی محمود الحسن کا ترجمہ پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے لکھا ہے کہ ان منافقین کو دردناک عذاب کی خبر سنا دے جو مومنوں کے سوا کافروں کو دوست رکھتے ہیں- مصلح موعود فرماتے ہیں کہ اس پر غور تو کرو اس میں کہاں لکھا ہے کہ نصاریٰ سے دوستی ناجائز ہے- اس میں تو ان باتوں کا اشارۃً بھی ذکر نہیں جن سے تم استنباط کر رہے ہو- کہ مسیحیوں کو چھوڑ کر ہندوؤں کو دوست بنا لو- جو مشرک ہیں- قرآن نے تو عیسائیوں (اہل کتاب) کے لئے مشرکوں کے مقابلے میں زیادہ محبت اختیار کرنے کا پیغام دیا ہے- حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا قرآن کریم کی بعض اور آیات ہیں جو ترک موالات والے مؤقف کو غلط ثابت کر رہی ہیں- ایک آیت قرآنی میں ہے ان لوگوں کو بالکل دوست نہ بناؤ جن کی مجھ سے عداوت عیاں ہو چکی ہے- ایک اور آیت میں ہے جو اب دشمن ہے ہرگز بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ انہی میں سے تم سے محبت کرنے والے پیدا کر دے- یہ اللہ تعالیٰ کا اعجاز ہوگا کہ دشمن تمہاری دوستی کے خواہاں ہوں گے- پھر فرمایا کہ دیگر مذاہب کے عام پیروکاروں سے دوستی سے تو اللہ منع کرتا ہی نہیں اللہ فرماتا ہے کہ تمہیں اللہ ان سے دوستی سے منع نہیں کرتا جنہوں نے دین کے معاملے میں تم سے قتال نہیں کیا اور تمہیں بے وطن نہیں کیا- اب بے وطن کس نے کیا تھا- وہ تو ترک موالات والوں کو ہندو نے کیا تھا- اللہ فرماتا ہے ان سے نیکی کرو جنہوں نے دین میں قتال نہیں کیا- اور بے وطن نہیں کیا- ان سے نیکی اور انصاف کرو- اور یقیناً اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے-

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ سورہ ممتحنہ کی آیات 8 تا 10 ہیں- یہ آیات تسلسل سے اس مضمون کو خوب کھول رہی ہیں- جس کو تفصیلی علم کی ضرورت ہو تو وہ ان آیات کو پڑھ لے-

آیت نمبر 141

سورہ نساء کی آیت نمبر 141 وقد نزّل علیکم فی الکتب ..... کے مطالب بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا- اللہ تعالیٰ اس کتاب میں تمہارے لئے یہ حکم نازل کرتا ہے کہ جب تم اللہ کی آیات کا تمسخر یا انکار سنو تو ان لوگوں کے پاس نہ بیٹھو یہاں تک کہ وہ اس کے سوا کسی اور بات میں مشغول ہو جائیں- ورنہ ضرور ہے کہ اللہ تمہیں ان کی طرح کا ہی کر دے- اور اللہ کافروں کو جہنم میں اکٹھا کرنے والا ہے- حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر کسی ایسی جگہ بیٹھے رہے اور بے غیرتی کا مظاہرہ کیا تو وہیں سے تم پر ان کا غلبہ ہونا شروع ہو جائے گا- جو بالآخر اپنے منطقی انجام کو پہنچے گا- حضور نے فرمایا ایسے لوگوں سے قطع تعلق کرنے کا حکم ہے- یہ قطع تعلق بعض صورتوں میں عارضی اور بعض میں مستقل ہونا چاہئے- اگر ایسے لوگوں کے پاس سے گزر ہو جو دین کے بارے میں بے ہودہ تمسخر کرتے اور فضولیات بکتے ہیں تو ان سے اعراض کرو- اگر مجلس میں بیٹھے ہو تو اٹھ جاؤ- اور اگر شیطان تجھے بھلا دے تو اس واضح نصیحت کے یاد آجانے کے بعد ظالم قوم کے پاس نہ بیٹھو-

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ایسا واقعہ متقی بزرگوں اور قرآن کریم کے معارف جاننے والوں کے ساتھ بھی ہو جاتا ہے- حضرت مولانا نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول ایک جگہ مناظرہ کے لئے گئے- ان لوگوں نے دین کے ساتھ تمسخر شروع کر دیا- مگر حضرت مولوی صاحب بیٹھے رہے- اور اس بدتمیزی سے اس لئے آنکھیں بند کر لیں کہ کہیں مناظرہ خراب نہ ہو جائے- باوجودیکہ حضرت مسیح موعود حضرت خلیفۃ المسیح الاول سے گہری محبت رکھتے تھے- اس کے باوجود وہاں سے اٹھ کر نہ آنے پر آپ سخت ناراض ہوئے اور فرمایا دین کی بے عزتی اور نور الدین بیٹھا رہے- کیوں تم نے برداشت کیا-

حضور نے فرمایا وہیری کیسا بد طینت آدمی ہے اس کو اسلامی تاریخ کا علم ہے اس کے باوجود پھر دجل پھیلا رہا ہے۔ ایسے شخص کو اینٹی کرائسٹ کہنا لازمی ہے۔ وہیری کی عبارت کا مطلب ہے کہ مسلمانوں کو اجازت نہیں تھی کہ مخالفوں کی تنقید سن سکیں۔ کیا یہ قرآن کی تعلیم ہے؟ اس کو علم نہیں کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے نجران کے عیسائیوں سے مناظرہ کیا تھا۔ کیا ان کی مخالفانہ باتیں نہ سنی تھیں؟ قرآن تو صرف یہ کہتا ہے کہ حسن خلق سے پیش آؤ۔ اچھی نصیحت کرو۔ اور قوت سے ان کے استدلال کو رد کرو۔ آیت قرآنی ہے ادفع بالتی ھی احسن اہل کتاب سے مجادلہ نہ کرو مگر مضبوط دلیل کے ساتھ۔ یعنی کہا گیا ہے کہ ان کے ظلم کا جواب ظلم سے نہیں دینا۔

وہیری تاریخ کو جھٹلاتا ہے۔ نجران کے عیسائیوں سے کیا ہوا تھا۔ مناظرہ نہیں تھا تو اور کیا تھا۔ نجران کے عیسائیوں نے شرک پیش کیا تھا۔ لیکن آنحضرت ﷺ نے ان کو نکال باہر نہیں کیا تھا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا احمدی علماء نے عیسائیوں سے مناظرے کئے اور انہیں میدان مقابلہ میں شکست دی حضرت مسیح موعود کی مخالفت کے باوجود علماء کو یہ تسلیم کرنا پڑا کہ یہ شخص مرزا غلام احمد آگے بڑھا اور عیسائیوں کے دانت کھٹے کر دیئے۔ یہاں تک کہ عیسائی ہندوستان سے بھاگ گئے۔ اب بھی وہیری کے چیلے چانٹے یہاں (لندن میں) ہیں۔ ہم نے چیلنج دیا تھا کہ یہاں آؤ اور ہم سے مقابلہ کرو۔ شرائط طے ہونے لگیں تو بہانے بنا بنا کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ کہ شرطیں طے کرنے والا شخص نہیں آیا۔ ہم نے کہا کہ جب آ جائے تو ہمیں بتا دینا۔ آج تک واپس نہیں آئے۔ یہ تو احمدی بچوں سے بھی مقابلہ کرنے سے بھاگتے ہیں۔

یہ ہے دشمنوں کا حال۔ حضور نے فرمایا روزے کی وجہ سے جو کمزوری ہو جاتی ہے وہ ان سے مقابلہ کر کے دور ہو جاتی ہے۔ جسم میں خون کھولنے لگتا ہے ہاتھ پاؤں جو کمزوری سے ٹھنڈے ہو رہے تھے وہ گرم ہو جاتے ہیں۔

سورہ نساء آیت نمبر 142

حضور ایدہ اللہ نے اس آیت کریمہ کے مطالب بیان کرتے ہوئے فرمایا اگر کافروں کو کچھ نصیب ہو تو یہ کہیں گے کہ کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے۔ حضور نے فرمایا اللہ نے کافروں کے لئے فتح کا لفظ استعمال کیا ہی نہیں۔ کبھی وقتی طور پر دشمن کا پلڑا بھاری ہو جایا کرتا ہے۔ یہ عارضی سی کامیابی ہوا کرتی ہے۔ اللہ پھر پلٹا دیا کرتا ہے۔ اگر کافروں کو کچھ حصہ مل جائے تو وہ کہتے ہیں کیا ہم نے تم پر پہلے غلبہ نہیں پایا تھا۔ تم کو مومنوں سے نہیں بچایا تھا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان کے کہنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ یہ گویا رسول کریم ﷺ کی اعلیٰ تعلیم کے نتیجہ میں نہیں تھا کہ کافر بچ گئے بلکہ ہمارے کہنے اور روکنے کی وجہ سے ہوا تھا۔ کافروں کے حق میں جو نیک سلوک تھا یہ اس کو اپنے کھاتے میں ڈال رہے ہیں یہ کہتے ہیں یہ ہم تھے جو خفیہ خفیہ کام کر رہے تھے اللہ فرماتا ہے اللہ تمہارے درمیان قیامت کے دن فیصلہ کر دے گا۔ حضور نے فرمایا ایک قیامت تو مرنے کے بعد سامنے آئے گی ایک قیامت وہ ہے جب سارا عرب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے زیر نگیں آ جانا تھا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا دوسری بات قیامت سے مراد اخروی زندگی میں آنے والی قیامت ہے۔ اس وقت ہمیشہ کے لئے طے ہو جائے گا جو تم کیا کرتے تھے۔ پھر جو اللہ کا فیصلہ ہو گا اسے تم ٹال نہیں سکو گے۔ کسی بھی پہلو سے نہ اس دنیا میں نہ اس دنیا میں جس میں کافروں کی ذلت بہت لمبی اور بہت بے بسی کی حالت میں ہو گی۔

وہ کہتے ہیں ہم تم پر آسمانی آفات کے گرنے کا انتظار کرتے ہیں یا تمہارے شکست کھا جانے کا۔ قرآن یہ کہہ کر ان کی بات پر پانی پھیر دیتا ہے کہ کیا انتظار کر رہے ہو؟ کہ ہم خدا کی راہ میں شہید ہو جائیں۔ ہم تو خود یہ چاہتے ہیں کہ ہم راہ مولیٰ میں شہید ہو جائیں یا تم مارے جاؤ تمہیں تو قتل ہو کے کچھ بھی نصیب نہیں ہو گا مومن جب قتل ہوتے ہیں تو کہتے ہیں فزت برب الکعبہ۔

اس آیت کے لفظ حوذ کا مطلب بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس کا مطلب ہے اونٹ ہانکنے والا جو اونٹ کے بالکل پیچھے چلے اور ہانکنے میں سختی کرے۔ شیطان کے حوالے سے اس لفظ کا مطلب یہ ہے کہ انسانوں پر قابو پا کر ان کو اونٹوں کی طرح ہانکتا رہے۔ اور اپنی مرضی پر چلائے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا نماز کے بارے میں ایک حدیث میں ہے کہ جو نماز کی خاطر دل کو تمام خیالات سے فارغ کرتا ہے وہ مومن ہے۔ حضور نے فرمایا جب خیالات کا ہجوم انسان کی نماز کو خراب کرے اور انسان اس پر بزور قابو پائے۔ ایسے وقت میں یہ لفظ استعمال ہوتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سب سے اچھی صفت احوذی ہونا ہے۔ یعنی ایسے راستے پر چلتے تھے اور چلاتے تھے جس میں کوئی خامی یا کجی نہ رہے اور سیدھا راستہ پر لے چلے۔

سبیل کے معنوں کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ادع الیٰ سبیل ربک بالحکمۃ یعنی رستہ ہموار ہے اس کی طرف بلایا جا رہا ہے۔ یعنی جب اللہ کے رستے کی طرف بلاؤ تو ایسے رستے کی طرف بلاؤ جو ہموار ہو اور جس پر دشمن اعتراض نہ کر سکے۔ سبیل کا ایک معنی حجت بھی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا رازی وغیرہ نے وہی بحثیں اٹھائی ہیں کہ مومنوں کو کافر کیا کہا کرتے تھے۔ ان بحثوں سے گزرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

علامہ قرطبی نے علماء کے اقوال درج کئے ہیں کہ اللہ کافروں کو اتنی طاقت نہیں دے گا کہ وہ مسلمانوں کی بیخ کنی کر سکیں اور مٹا دیں۔ یہ پیشگوئی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ بات درست ہے خدا تعالیٰ کبھی دشمن کو یہ توفیق نہ دے گا کہ دین کو تباہ کر دیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک حدیث بیان فرمائی کہ آنحضرت ﷺ نے دعا کی کہ میری امت قحط سالی سے ہلاک نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے تمہاری اپنی امت کے حق میں یہ دعا قبول کر لی کہ عام قحط سالی سے ہلاک نہ کروں گا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ بڑی تفصیلی پیشگوئی ہے۔ یہ حدیث یہ بات ثابت کر رہی ہے کہ جب تک امت محمدیہ صحیح حال پر رہے گی اس وقت تک قحط سالی سے تباہ نہ ہو گی لیکن اگر ایسا ہو تو دیکھنا ہو گا کہ کیا یہ امت اپنے حال پر قائم رہی ہے۔ اور یہی بات اس حدیث کے آخری حصے سے ثابت ہوتی ہے۔ فرمایا ہے کہ ان کے نفس کے سوا ان پر کوئی دشمن مسلط نہیں ہونے دوں گا جو ان کی بیخ کنی کرے۔ یعنی نفس بے شک غالب آئے غیر غالب نہ آئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا نفس غالب آ ہی جایا کرتا ہے۔ آنحضرت ﷺ اس تقدیر الٰہی کو تبدیل کرنے کی دعا تو نہیں کر رہے تھے کہ کسی پر بھی شیطان غالب نہ آئے۔ یہ بات تو قانون قدرت کے خلاف ہے کہ بدی ختم ہی ہو جائے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی دعا کی تھی تو اللہ نے فرمایا کہ میرا عہد ظالموں کے حق میں پورا نہیں ہو گا۔ اس وقت تک کہ لوگ خود ظالم ہو جائیں۔ خواہ دشمن زمین کے تمام کناروں سے مسلمانوں کے خلاف اکٹھا ہو جائے وہ شکست نہ دے سکے گا۔ یہاں تک کہ امت کے افراد ایک دوسرے کو ہلاک کرنے اور قید کرنے لگ جائیں۔ فرمایا اگر تم تفرقہ اختیار کرو گے تو اللہ تمہارے دشمن کو تم پر مسلط کر دے گا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہلاکو یا چنگیز خان کے حملہ کے وقت بادشاہ نے ایک بزرگ سے دعا کی درخواست کی۔ انہوں نے بتایا کہ جب دعا کرتا ہوں تو الہام ہوتا ہے۔ یاایہاالکفار اقتلوا الفجار جب تم فاسق و فاجر ہو جاؤ گے تو پھر کفار تم پر مسلط ہو کر تمہیں قتل کرنے لگیں گے۔

حضور نے فرمایا علامہ قرطبی نے اس حدیث کے حوالے سے یہ پتے کی بات کہی ہے کہ مسلمانوں میں فتنوں کی صورت واضح ہو چکی ہے۔ قرطبی کا زمانہ 671 ہجری یعنی 1272ء کا زمانہ تھا۔ 600۔ 700 سال پہلے گزرے ہیں۔ اس وقت عالم اسلام کے جو حالات تھے ان پر نظر کرتے ہیں کہ یہ باتیں ہو چکی ہیں اور فتنوں کی یہ صورت ہے جس سے کافروں کی حکومت مستحکم ہو گئی ہے۔ اور وہ مسلمانوں کے علاقوں پر حاکم ہو گئے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کا ارشاد بیان فرمایا۔ حضرت مسیح موعود آسمانی فیصلہ میں کہتے ہیں خدا ہرگز کافروں کو مومنوں پر برتری نہیں دے گا۔ خدا نے فتح کی بشارت دے رکھی ہے۔ خدا مومن کا حامی و ناصر ہوتا ہے مفتری کا نہیں ہوتا۔

حضرت صاحب نے فرمایا جماعت احمدیہ کو دیکھو ہر جہاد میں دشمن کو مارتے جاتے ہیں دشمن کے مقدر میں پیٹھ دکھانے کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ اس روحانی جہاد میں جماعت احمدیہ کی فتح ہے۔ اللہ فرماتا ہے کہ مومن بہرحال غالب آئے گا۔ یہ ہرگز نہیں ہو سکتا ہے کہ مومن بھی ہو اور غالب نہ آئے۔ اللہ اپنے پاک بندوں کو ذلیل نہیں کیا کرتا۔

تلاوت کی عادت ڈالیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"آغاز میں وہ برتن تو حاصل کریں جن کو بھرنا ہے۔ اور اکثر جگہ وہ برتن موجود نہیں یہ وہ فکر ہے جو اس سفر (کینیڈا اور امریکہ کے سفر) کے دوران پہلے سے بہت بڑھ کر میرے سامنے ابھری۔ بھاری تعداد میں ایسے احمدی گھر ہیں جن کو روزانہ پانچ وقت نمازیں پڑھنے اور بچوں کو پڑھانے کی توفیق نہیں ملتی اور ایسے بھی ہیں جن کو روزانہ گھر میں قرآن کریم کی تلاوت کی اور بچوں کو قرآن کریم کی تلاوت کروانے کی توفیق نہیں ملتی یہ وہ لوگ ہیں جن کے گھروں میں آسمانی دودھ کے نازل ہونے کیلئے برتن بھی موجود نہیں اگر برتن نہیں ہو گا تو بارش کے دوران آپ چلو بھر پانی پی کر پیاس تو بجھا سکتے ہیں۔ مگر جب بارش آگے گزر جائے اور ہر طرف خشکی ہو تو آپ کے پاس پیاس بجھانے کے لئے کچھ بھی نہیں ہو گا۔ پس نمازوں کا آغاز نمازوں کے برتن قائم کرنے سے ہوتا ہے تلاوت کا آغاز تلاوت کے برتن قائم کرنے سے ہوتا ہے اور برتنوں سے میری مراد یہ ہے کہ شروع کر دیں تلاوت پھر رفتہ رفتہ علم بڑھائیں اور تلاوت کو معارف سے بھرنے کی کوشش کریں۔ .... میں چاہتا ہوں کہ اس صدی سے پہلے پہلے ہر گھر نمازیوں سے بھر جائے اور ہر گھر میں روزانہ تلاوت قرآن کریم ہو۔ کوئی بچہ نہ ہو جسے تلاوت کی عادت نہ ہو۔ اس کو کہیں تم ناشتہ چھوڑ دیا کرو مگر سکول سے پہلے تلاوت ضرور کرنی ہے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 4- جولائی 1997ء)

قرآن کا ترجمہ سیکھیں

ہر گھر والے کا یہ فرض ہے کہ وہ قرآن کریم کی طرف توجہ دے۔ قرآن کے معانی سمجھنے کی طرف توجہ دے۔ ایک بھی آپ کے گھر کا فرد ایسا نہ ہو جو روزانہ قرآن کریم پڑھنے کی عادت نہ رکھتا ہو اور قرآن کریم کو پھر مضامین سمجھ کر پڑھے اور جو بھی ترجمہ میسر ہے اس کے ساتھ ملا کر پڑھے۔ پس قرآن کریم کو ترجمے کے ساتھ پڑھنے کی طرف ساری جماعت کو متوجہ ہونا چاہئے کوئی بھی ایسا نہ ہو جس کے پاس سوائے اس کے کہ شرعی عذر ہو۔ جو روزانہ قرآن کریم کی تلاوت سے محروم رہے۔ تمام بچوں کو اس کی عادت ڈالیں۔ دیکھیں بچے جب سکول کیلئے چلتے ہیں تو آپ کتنی محنت ان پر کرتے ہیں۔ مائیں دوڑتی پھرتی ہیں ناشتہ کراؤ۔ منہ ہاتھ دھلاؤ۔ بستے ٹھیک کرو اور قرآن کریم کی طرف محنت نہیں۔ یہ ایک دن کا سفر ان کا سکول کی طرف ایسا ہے جس کی طرف آپ کی ساری توجہ مبذول ہو جاتی ہے اور ہمیشہ کا سفر جس نے آئندہ کے سفر کی تیاری کرنی ہے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 4- جولائی 1997ء)

ڈاکٹر منور احمد صاحب

حضرت قاضی تاج الدین صاحب

قاضی تاج الدین صاحب کو 1895ء میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے رفقاء میں شمولیت کا شرف حاصل ہوا۔ قاضی تاج الدین' ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب کے چھوٹے بھائی اور ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب امیر جماعت احمدیہ امرتسر اور پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب (پرنسپل گورنمنٹ کالج لاہور اور تعلیم الاسلام کالج ربوہ) کے سب سے چھوٹے چچا تھے۔ قاضی تاج الدین صاحب اور ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب کے والد بزرگوار قاضی غلام رسول صاحب نے اپنے گاؤں ادھووالی میں (بیت الذکر) سکول کھولا ہوا تھا۔ تاکہ اپنے گاؤں اور آس پاس کے گاؤں کے بچے زیور تعلیم سے آراستہ ہوں۔ اس لئے گھر کا ماحول دینی اور درس و تدریس کا حامل تھا۔ چنانچہ قاضی تاج الدین صاحب کو اوائل عمری سے قرآن شریف سمجھ کر پڑھنے اور اس پر غور کرنے کی عادت ہو گئی۔

اللہ تعالیٰ نے اچھے ذہن سے نوازا تھا اور خود بھی محنتی طالب علم تھے چنانچہ میٹرک کے امتحان میں اپنے ضلع گوجرانوالہ میں اول آئے۔ یوں تو میٹرک کے سلیبس کے تمام مضامین میں ہی اچھے تھے لیکن ریاضی کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ یہ میرے گھر کا مضمون ہے۔

قاضی تاج الدین صاحب عقیدے کے لحاظ سے اپنے تمام بزرگوں کی طرح اہلحدیث تھے۔ قرآن کریم کا گہرا علم رکھتے تھے اور اس بات کے بڑی بے چینی سے منتظر تھے۔ کہ امام مہدی کے ظہور کا وقت تو ہو چکا ہے مگر کسی طرف سے کوئی دعویٰ کیوں نہیں ہو رہا۔ اسی اثناء میں براہین احمدیہ پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ جسے پڑھ کر ان کا یہ عقیدہ پختہ ہو گیا۔ کہ اس صدی کے مجدد حضرت مرزا غلام احمد صاحب ہی ہو سکتے ہیں۔

اس وقت آپ بنوں میں محکمہ جیل کے ملازم تھے۔ سڑکیں اور ریل تقریباً معدوم ہونے کی وجہ سے ذرائع آمد و رفت بہت وقت طلب اور دقت والے تھے چنانچہ انہوں نے اپنے بھتیجے محبوب عالم صاحب جو کہ ابھی لاہور میڈیکل سکول میں زیر تعلیم تھے اور جن کے ساتھ ہی ہم عمری کی وجہ سے بہت پیار اور دوستانہ تھا۔ ان کو لکھا کہ آپ قادیان جا کر مشاہدہ کریں' حضرت مرزا صاحب کو خود ملنے کی کوشش کریں' ان کے دعاوی کو غور سے سمجھیں اور مجھے تمام حالات لکھیں۔ محبوب عالم صاحب کے والد ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب چونکہ ابھی بیعت میں داخل نہیں ہوئے تھے اس لئے محبوب عالم صاحب نے کسی قدر جھجک کے ساتھ والد صاحب سے قادیان جانے کی اجازت چاہی۔ ان کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے کرم الٰہی صاحب نے نہ صرف قادیان جانے کی بخوشی اجازت دی بلکہ کرایہ دے کر رخصت کیا۔ اس کے بعد جو کچھ ہوا وہ اب تاریخ کا حصہ ہے۔ محبوب عالم صاحب کے اپنے الفاظ میں۔

"جب میں نے حضرت اقدس کے نورانی چہرہ کو دیکھا۔ تو میرے دل نے گواہی دی کہ یہ چہرہ کسی دروغ گو کا نہیں ہو سکتا۔ میں نے اسی وقت حضور کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔"

(کتاب "کرم الٰہی")

محبوب عالم صاحب نے اپنی بیعت کی روئیداد قاضی تاج الدین صاحب کو تفصیلاً لکھی۔ جس کے نتیجے میں چند دنوں بعد ہی قاضی فیملی کے دوسرے افراد کے ساتھ قاضی تاج الدین صاحب نے قادیان جا کر حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔

ایک دفعہ فرمانے لگے کہ "بیعت کی سعادت نصیب ہونے کے بعد جب میرا قادیان جانا آنا شروع ہوا اور مجھے حضرت مولوی نور الدین صاحب کے درس میں شرکت کرنے کا موقعہ ملا تو میں خیال کیا کرتا تھا کہ حضرت مولوی صاحب کے بعد قرآن کریم کا علم اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کیا ہے۔ لیکن جیسے ہی میں نے حضرت میاں صاحب (میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب) کی تقاریر سنیں تو میں نے محسوس کیا کہ قرآن کریم کا جو علم حضرت میاں صاحب کو قدرت نے عطا کیا ہے۔ اس کے سامنے میرے علم کی کوئی حیثیت نہیں۔ اور میں نے شکر ادا کیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس تکبر سے بچا لیا۔"

قاضی تاج الدین صاحب جاذب نظر شخصیت کے مالک تھے اپنے علم کو بڑھانے میں ہمیشہ کوشاں رہتے۔

بچوں کو قرآن کریم اور دینی کتب پڑھانے کا سلسلہ اپنے بیت الذکر سکول میں ہمیشہ جاری رکھتے۔ اس کے علاوہ ہندوؤں اور سکھوں کے بچوں کو بھی تعلیم دیتے چنانچہ گاؤں کے لوگ ان کا بہت ادب اور احترام کرتے یہاں تک کہ اپنے بچوں کو بیماری کی حالت میں آپ سے دم کروانے اکثر لاتے۔

بہت علم دوست تھے۔

پنجابی میں شعر کہتے تھے اور "الگ" تخلص کرتے تھے۔ ان کی شاعری میں صوفیانہ رنگ کی آمیزش جھلکتی تھی۔ قرآن کے کچھ حصوں اور ساری نماز کا پنجابی میں منظوم ترجمہ کیا تھا۔

قاضی تاج الدین صاحب نے بیعت کرنے کے بعد اپنی پنجابی شاعری کا رخ دینی احکام کی بجا آوری کی تحدیث اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے دعاوی کی ثناخوانی کی طرف موڑ دیا۔

قاضی تاج الدین صاحب نے اپنے ایک مضمون میں تحریر فرمایا۔

"سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے سے قبل جن امور نے مجھے سلسلہ کی طرف رہنمائی کی ان میں سے بعض باتیں حسب ذیل ہیں:-

1- مولوی سراج دین صاحب جن کا شمار گوجرانوالہ کے جید علماء میں ہوتا تھا۔ براہین احمدیہ پڑھنے کے بعد حضرت مرزا صاحب کے بارے میں عقیدت کے جذبات رکھتے تھے۔ چنانچہ جب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے بانی سلسلہ احمدیہ کے خلاف کفر کا فتویٰ تیار کیا اور سب مولویوں اور پیروں کے پاس گئے۔ کہ ان کے دستخط کرائے تو مولوی سراج دین صاحب نے دستخط کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

2- موضع ادھووالی میں سردار ایشر سنگھ صاحب کے پاس باوا نانک کی ایک جنم ساکھی ہے اس میں لکھا ہے۔ "باوا نانک نے فرمایا کہ میرے چار سو سال بعد بٹالہ کے علاقہ میں ایک اوتار پیدا ہو گا۔"

(باوا نانک صاحب کی تاریخ پیدائش 1469ء ہے)

3- پنڈت لیکھرام کی موت سے چار روز قبل مجھے کسی نے اس کی کتاب بنام "تکذیب" دکھائی۔ جس کے پڑھنے سے مجھے اس قدر دکھ ہوا اور طیش آیا کہ اگر میرے سامنے اس وقت لیکھرام ہوتا تو میں اسے ضرور قتل کر دیتا۔ اس وقت اور تو کچھ نہ کر سکا بددعا میں لگ گیا اور بددعا کرتا رہا۔ یہاں تک کہ چوتھے دن اس کے مر جانے کی خبر آ گئی۔"

قاضی تاج الدین صاحب نے اس مضمون میں اپنے ایک خواب کا بھی ذکر فرمایا:-

4- "کیا دیکھتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیش ہوں۔ حضرت مسیح موعود کو بھی فرشتوں کے ساتھ دیکھا۔ میں نے عرض کی کہ مجھے بھی تصوف میں کوئی درجہ عنایت فرمائیں۔ چنانچہ میرا امتحان لیا گیا لیکن میں علم میں کامل نہ نکلا۔ لیکن حکم ہوا کہ مجھے مستی کا درجہ دیا جائے۔ اس کے بعد جب میں بیدار ہوا تو ایسے لگا کہ میری سانس بھی نہیں چل رہی۔ میں نے گھر والوں کو جگایا اور خوشخبری دی کہ خدا تعالیٰ کی رحمت کا وقت آ گیا ہے۔ جو بیمار ہیں ان کی مجھے اطلاع دیں تاکہ میں ان کے لئے دعا کروں۔ چنانچہ ہمارے گھر میں جتنے بیمار تھے سب اچھے ہو گئے یہ مستی کی حالت میرے اوپر کوئی پانچ دن رہی۔ میں نے یہ کشف حضرت مسیح موعود اور مولوی عبد الکریم صاحب کو سنایا تھا۔"

(الحکم: 7- جون 1934ء)

چونکہ تحقیق کا شوق تھا اور ریاضی کے ماہر تھے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے دعاوی کی تاریخ' براہین احمدیہ کے لکھنے اور دین کی نشاۃ ثانیہ کے حق میں دلائل' الہامات اور دوسرے واقعات کی تواریخ حروف ابجد کے ذریعے سے قرآن کریم کی آیات سے نکالی تھیں۔ اپنے دلائل کو ان اعداد سے اس طرح مزین کرتے کہ ان کو کوئی رد نہیں کر سکتا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے بڑی استقامت اور مضبوط ایمان سے نوازا تھا۔ چنانچہ بیعت کرنے کے بعد بڑی دلیری اور بہادری سے دعوت الی اللہ کرتے۔ طبعاً جفاکش تھے اور فارغ بیٹھے رہنے سے سخت نفرت تھی۔ چھوٹے سے چھوٹا کام کرنے میں کبھی عار محسوس نہ کرتے۔ آپ کی شادی اپنے چچا کی صاحبزادی سے ہوئی تھی وہ بھی سلیقہ شعار اور نیک خاتون تھیں۔ ان کی پہلی اولاد کریم بی بی تھیں۔ کریم بی بی صاحبہ کے بارہ سال بعد حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ نے نرینہ اولاد سے نوازا جس کا نام عطاء الرحمٰن رکھا گیا۔ کریم بی بی ہی وہ پاکباز اور نیک خاتون تھیں جن کو پہلے لوائے احمدیت کے لئے سوت کاتنے کی سعادت حاصل ہوئی کریم بی بی صاحبہ کی شادی قاضی عبد المجید المعروف شاطر صاحب سے ہوئی۔

"قاضی تاج الدین صاحب 16- مارچ 1940ء بعمر 77 سال فوت ہوئے۔ حضرت خلیفہ ثانی نے نماز جنازہ پڑھائی اور قادیان میں بہشتی مقبرہ کے قطعہ رفقاء میں دفن ہوئے۔"

(الفضل 19- مارچ 1940ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پھر کسی کی پرواہ نہیں

○ احد کی جنگ میں یہ مشہور ہو گیا تھا کہ آپ (آنحضرت ﷺ) شہید ہو گئے ہیں۔ جب اس لڑائی سے لشکر واپس آ رہا تھا تو عورتیں مدینہ سے باہر دیکھنے کے لئے نکل آئیں۔ ایک عورت نے ایک سپاہی سے پوچھا کہ آنحضرت ﷺ کا کیا حال ہے؟ چونکہ آپؐ بخیریت تشریف لا رہے تھے اور سپاہی اس طرف سے مطمئن تھا اس نے اس بات کا تو کوئی جواب نہ دیا اور اس عورت سے کہا' تیرا خاوند مارا گیا ہے۔ اس نے کہا میں نے تم سے یہ پوچھا ہے کہ آنحضرت ﷺ کا کیا حال ہے اس نے کہا تیرا باپ بھی مارا گیا ہے...... عورت نے کہا میں نے تو یہ پوچھا ہے کہ آنحضرت ﷺ کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا کہ تیرا بھائی بھی مارا گیا ہے۔ اس نے کہا میں تم سے یہ نہیں پوچھتی۔ مجھے یہ بتاؤ کہ آنحضرت ﷺ کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا آپؐ تو خیریت سے ہیں۔ عورت نے کہا اگر آپؐ زندہ ہیں تو اور کسی کی کیا پرواہ ہے۔

(خطبات محمود جلد 1 صفحہ 209)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

میں کس طرح روک سکتا ہوں

○ رسول کریم ﷺ کے پاس غرباء آئے اور کہا حضور ہمارے امیر بھائی نیکیوں میں ہم سے بڑھے ہوئے ہیں۔ نماز ہم پڑھتے ہیں وہ بھی پڑھتے ہیں۔ روزہ ہم رکھتے ہیں وہ بھی رکھتے ہیں۔ ہم جہاد کے لئے جاتے ہیں وہ بھی جاتے ہیں۔ وہ صدقہ و خیرات کرتے ہیں ہم اس سے محروم ہیں۔ آپؐ نے فرمایا میں تمہیں ایک ایسی بات بتاتا ہوں کہ اگر تم وہ کرو گے تو امراء سے نیکیوں میں بڑھ جاؤ گے اور وہ بات یہ ہے کہ ہر نماز کے بعد 33 دفعہ الحمد للہ 33 دفعہ سبحان اللہ اور 34 دفعہ اللہ اکبر کہا کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں ان سے بڑھا دے گا۔ چند دن کے بعد غرباء پھر آئے کہ حضورؐ امیر تو یہ کام بھی کرنے لگ گئے ہیں ہم کیا کریں۔ آپؐ نے فرمایا کہ خدا جس کو فضیلت دیتا ہے میں کس طرح اس کو روک سکتا ہوں۔

(خطبات محمود جلد 6 صفحہ 294)

ریاض محمود باجوہ صاحب

شذرات

اخبارات ورسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

مذہبی فرقے

جناب طیب علی اطہر شیر کوٹی صاحب مذہبی فرقوں کے متعلق فرماتے ہیں۔

مذہب ہے ایک مذہبی فرقے ہزار ہیں
اس واسطے ہم آج زمانے میں خوار ہیں
قبضہ ہے کاشمیر پر اہل ہنود کا
عربوں کی گردنوں پہ یہودی سوار ہیں

(روزنامہ "خبریں" 26۔نومبر1998ء)

☆......☆......☆......☆

مذہبی اور تعلیمی زوال

جناب عبدالکریم عابد صاحب لکھتے ہیں۔

"معاشرے میں اقدار کو زندہ و تابندہ رکھنے کا بڑا ذریعہ مذہبی اور تعلیمی ادارے ہیں لیکن جس مذہبیت نے معاشرے میں فروغ پایا اور اب بھی ترقی پر ہے وہ جامد اور تنگ نظر مذہبیت ہے۔ اس طرح کی مذہبیت ظاہری' رسمی' یا رواجی مذہبیت کی سطح سے اوپر اٹھ کر انسان سازی نہیں کر سکتی اور اس مذہبیت نے اگر کوئی چیز پاکستان میں پیدا کی ہے تو وہ فرقہ وارانہ تعصب ہے جو فرقہ وارانہ فساد کی شکل اختیار کر چکا ہے اور حقیقت میں ہمارا قومی مزاج ایسا ہو گیا ہے کہ ہمیں تعصب ہی مرغوب ہے۔ جو لوگ بھی قبائلی' برادری' علاقائی' لسانی' فرقہ وارانہ تعصب کی بات کرتے ہیں انہیں قبولیت عامہ حاصل ہوتی ہے اور تعصب کا ساتھ نہ دینے والے تعصب کے علمبرداروں کے مقابلے میں پیچھے رہ جاتے ہیں یا شکست کھا جاتے ہیں۔ قوم کے ذہن' مزاج کے بنانے میں تعلیم کی بڑی اہمیت ہے اور برصغیر میں مسلمانوں کے تعلیمی ادارے ایک قومی مذہبی اسپرٹ اور ایک خاص روح کے حامل تھے۔ ان میں خواہ علی گڑھ ہو' جامعہ ملیہ ہو' دیو بند ہو' جامعہ عثمانیہ ہو' مدرسہ الاصلاح ہو یا مختلف شہروں کے چھوٹے بڑے تعلیمی ادارے' ان سب میں اور ان کے اساتذہ میں قومی تعمیر نو کا جذبہ کار فرما تھا لیکن قیام پاکستان کے بعد تعلیمی ادارے تجارتی ہو گئے۔ کچھ اچھے تعلیمی ادارے تھے بھی تو وہ بھٹو صاحب کی نیشنلائزیشن کے نتیجے میں ختم ہو گئے اور تعلیم کے شعبے سے انسان سازی' کردار سازی کا عنصر بالکل ختم ہو گیا۔ اب تعلیم کا ایک کاروبار ہے اور یہ تعلیمی ادارے ہیں جہاں پرائمری سے ہی طلباء کو جھوٹ اور کرپشن کی تعلیم ملتی ہے اور ان کے ضمیر کو کچلا جاتا ہے۔ ان معنوں میں یہ درسگاہیں حقیقی معنوں میں روحانیت' اخلاق اور اقدار کی مقتل گاہیں بن چکی ہیں۔ اس طرح مذہب اور تعلیم دونوں ہی معاشرے کو آگے لے جانے کی بجائے پیچھے دھکیل رہے ہیں۔"

اجتماعی بے حسی

اجتماعی بے حسی کے متعلق فرماتے ہیں۔

"بحیثیت مجموعی ہم ایک مایوس قوم ہیں اور مایوس لوگوں میں کسی طرح کا ولولہ نہیں ہو سکتا۔ حالت یاس میں صرف ایک مسیحا یا کسی ہیرو کی آمد کا انتظار ہوتا ہے یا کسی ایک شخصیت کو ہیرو بنا کر اس سے سب توقعات وابستہ کر لی جاتی ہیں اور یہ توقعات پوری نہیں ہوتی ہیں تو مایوسی میں اور اضافہ ہوتا ہے۔ ایک بڑا مسئلہ یہ ہے کہ معاشرہ بے حس ہوتا جا رہا ہے۔ کسی کے دکھ درد پر کوئی تڑپ نہیں پائی جاتی' مغربی دنیا میں بوسنیا کا قتل عام ہو' ایتھوپیا صومالیہ کا قحط ہو یا طوفان اور زلزلہ کے مصائب کا منظر ہو لوگ ایک تڑپ کا اظہار کرتے ہیں اور بہت سے امدادی ادارے ہیں جو حرکت میں آ جاتے ہیں۔ بوسنیا اور افریقہ کے قحط کی رپورٹیں ٹی وی پر دیکھ کر لوگوں کی آنکھوں سے آنسو نکل آتے ہیں وہ چندہ جمع کرانے کے لئے بینکوں کا رخ کرتے ہیں مگر ہم دنیا کے کسی حصے پر مصائب تو دور کی بات ہے اپنے ملک پر بھی انسانی دکھ اور تکالیف پر کوئی درد محسوس نہیں کرتے جب کہ یورپ میں انسان ہی نہیں جانوروں کی تکالیف کا بھی احساس کیا جاتا ہے۔ لیکن ہمارے دل پتھر ہیں' ان میں انسان سے محبت اور انسان کی خدمت کا جذبہ بہت کم لوگوں میں ہے...... ان حالات میں بہتر مستقبل کہاں سے اور کیسے آ جائے گا۔ اس جائزے کا مقصد یہ نہیں ہے کہ ہم یہ سمجھ لیں کہ اب وقت نزع ہے اور دوا دعا کا مرحلہ گزر چکا ہے بلکہ یہ ہے کہ ہم خوش فہمیوں کی دنیا میں رہنے کی بجائے حقائق پر نظر ڈالیں اور ظاہری سطحی تبدیلیوں کی بجائے پورے معاشرے کو بدلنے کے لئے کوئی تحریک اور جدوجہد ہو' اگر اس طرح کی تحریک ہو گی تو لوگوں کا ضمیر جاگ جائے گا۔ ان کی انسانیت بیدار ہو گی اور وہ اپنی ذہنیت عادات واطوار میں تبدیلی پیدا کریں گے' لیکن لوگوں کے پاس یہ پیغام لے کر جانے والوں اور انہیں جھنجھوڑنے والوں کی ضرورت ہے۔

(ہفت روزہ "فرائیڈے اسپیشل" کراچی 27 مارچ 1998ء ص 10'11)

مخدوش مستقبل

جناب نعیم صدیقی صاحب جو جناب مودودی صاحب بانی جماعت اسلامی کے رفیق کار اور جماعت کے بانی ارکان میں سے ہیں۔ اپنے ایک انٹرویو میں جماعت اسلامی سے متعلق بعض سوالوں کا جواب یوں دیتے ہیں۔

سوال آپ جماعت کا مستقبل کیا دیکھ رہے ہیں؟

جواب میں اس کا مستقبل اچھا نہیں دیکھ رہا ہوں۔

سوال کیا خدشات ہیں؟

جواب جماعت گراوٹ میں تیزی سے نیچے جا رہی ہے۔

سوال اس کا نتیجہ کیا ہو گا؟

جواب جماعت ختم ہو جائے گی آپ دیکھیں مجلس احرار ایک دور میں کتنی بڑی قوت تھی ہنگامی پالیسیوں کی وجہ سے اب وہ کہاں چلی گئی ہے۔

سوال آپ کے اس جواب سے جماعت کے بہی خواہوں کو بڑی مایوسی ہو گی؟

جواب پھر میں آپ کو کیا کہوں بیسیوں خاندانوں کو میں ذاتی طور پر جانتا ہوں جو جماعت کے لئے لڑنے مرنے پر آتے تھے لیکن اب وہ جماعت کو چھوڑ چکے ہیں۔ جماعت مخلص کارکنوں سے خالی ہوتی جا رہی ہے۔ یہ جو بجٹ جماعت جمع کر رہی ہے۔ میرے نزدیک اس کی وہ اہمیت نہیں ہے۔ یہ بجٹ محض کارکنوں کا نعم البدل نہیں ہو سکتا۔ ایسے لوگ جنہوں نے مروتاً ان کے فارموں پر دستخط کر دیئے ہیں کیا وہ ان کے ہو گئے ہیں۔ آج جا کر ان سے پوچھ لو وہ کہیں گے کہ ہم ان کو جانتے بھی نہیں۔

سوال مولانا آپ ممتاز دانشور ہیں۔ ساری زندگی آپ نے جماعت کے لئے وقف کئے رکھی آپ مایوسی کی نہیں امید کی کوئی بات سنائیں۔

جواب میں کہاں سے ڈھونڈ کر آپ کو ایسی باتیں لا کر سناؤں' ان خراب حالات میں امید کی صرف ایک ہی وجہ ہو سکتی ہے کہ بسا اوقات بہت بڑی خرابی حالات سے گزر کر کوئی کوئی قوم از سر نو ابھرتی ہے ورنہ بظاہر تو بہت برے حالات ہیں بہرحال دعا ہی کر سکتے ہیں کہ کوئی بہتر صورت بن جائے۔"

(ہفت روزہ "زندگی" لاہور 25 تا 31۔ اکتوبر 98ء ص 37'38)

پریس اور صحافت

ملکی پریس اور صحافیوں کی کارکردگی سے بھی بعض لوگوں کو شکایتیں ہیں۔ ان کی کارکردگی پر مطمئن نظر نہیں آتے۔ جناب ضمیر نیازی صاحب سے نمائندہ "فرائیڈے اسپیشل" کراچی نے ایک انٹرویو لیا۔ اس انٹرویو کے دو سوال اور ان کے جواب درج ذیل ہیں۔

فرائیڈے اسپیشل۔ پریس کے ضابطہ اخلاق پر کیوں عمل درآمد نہیں ہو سکا؟

ضمیر نیازی آپ کیا کہہ رہے ہیں پریس کا ضابطہ اخلاق؟ آپ مجھے بتائیں چودہ سو سال پہلے اسلام کا ضابطہ اخلاق نافذ ہوا تھا۔ اس پر بھی ہم نے عمل نہیں کیا۔ اس عظیم ضابطہ اخلاق کو ہم نے جزدان میں قسم کھانے اور چومنے کے لئے رکھا ہے۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ ننانوے فیصد لوگ قرآن اٹھا کر جھوٹ بولتے ہیں۔ جس معاشرے میں اسلام کے ضابطہ اخلاق کو تسلیم نہیں کیا جا رہا ہو وہاں پریس کے ضابطہ اخلاق پر بھی کوئی عمل کرتا ہے؟ لیکن پاکستان فیڈرل یونین آف جرنلسٹس نے 1949ء میں ضابطہ اخلاق بنایا تھا اور اس ضابطہ اخلاق میں پروفیشنل ٹریننگ بھی شامل تھی۔

فرائیڈے اسپیشل۔ پاکستان کی صحافت کے موجودہ معیار پر آپ کا نکتہ نظر کیا ہے۔؟

ضمیر نیازی ہمارا خیال ہے کہ آپ صحافت کے معیار اور آزادی صحافت پر بات نہیں کریں۔ صحافیوں کے اخلاق پر گفتگو کریں۔ صحافیوں کے اخلاق کو دیکھیں۔ صحافی برادری کے لوگوں سے باتیں ہوتی ہیں۔ اس قدر بھیانک ہیں۔ کبھی کبھی محسوس ہوتا ہے کہ ہماری نسل کے لوگ آزادی صحافت کی خاطر اسی لئے لڑتے رہے' یہ بڑا المیہ ہے۔ صحافیوں کی اکثریت اور مالکان اخبارات کم وبیش تمام بکاؤ مال ہیں اور ان سب کی قیمت ہے جہاں تک عامل صحافیوں کا تعلق ہے بیشتر صحافی انگریزی اور بنیادی اردو لکھنا نہیں جانتے۔ انگریزی اخبار میں ایک صحافی سات سال سے کام کرتا ہے اس صحافی نے فون کر کے مجھ سے پوچھا کہ G7 میں کون سے ممالک شامل ہیں۔ جبکہ G7 کا لفظ ہر ہفتے انگریزی اخبارات میں چھپتا ہے۔ آج کا صحافی ان پڑھ ہے' وہ پڑھا لکھا نہیں ہے اس میں مطالعے کی عادت نہیں ہے حیران کن بات یہ ہے کہ وہ اپنا اخبار بھی نہیں پڑھتا۔ مطالعے کی عادت عامل صحافیوں میں نہیں رہی ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ چھ ماہ پہلے ایک اخبار میں صفحہ اول پر خبر چھپی۔ جو لاہور ڈیٹ لائن سے تھی۔ وہ ہی خبر بعد میں کراچی ڈیٹ لائن سے کراچی کے نامہ نگار کے نام سے شہ سرخی (فرسٹ لیڈ) کے طور پر چھپی۔ دوبارہ مزید تین دن بعد وہی خبر کراچی ڈیٹ لائن سے دوسرے نامہ نگار کے نام سے چھپی۔ اس اخبار کے ایڈیٹر میرے دوست تھے۔ میں نے ٹیلی فون کیا۔ مجھے غصہ بہت تھا۔ میں نے انہیں کہا کہ یہ ایک خبر کئی مرتبہ آپ کے اخبار میں سرخیوں میں چھپ رہی ہے۔ انہیں بھی اس کی خبر نہیں تھی بعد میں فائل دیکھ کر انہیں غلطی کا احساس ہوا تو آج کے دور میں ایڈیٹر بھی اپنا اخبار پڑھنے کو تیار نہیں ہے۔ ہمارے دور میں ایسا نہیں تھا۔ اخبارات توجہ سے پڑھے جاتے تھے۔ ایڈیٹر' نیوز ایڈیٹر اور متعلقہ عملہ میٹنگیں کرتا تھا' صلاح و مشورے ہوتے تھے' خبروں کی نشاندہی کی جاتی تھی اور مزید خبریں تلاش کرنے کے لئے صحافتی ذمے داریاں سونپی جاتی تھیں۔"

("فرائیڈے اسپیشل" کراچی 25 ستمبر 98ء ص 21)

☆......☆......☆......☆

مجاہدین تحریک جدید

○ (ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

"دفتر اول کے مجاہدین کا ایک خاص مقام ہے یہ گروہ زیادہ تر حضرت مسیح موعود کے رفقاء اور بعد میں آنے والے بزرگوں پر مشتمل تھا۔ ان کا حق ہے کہ ان کی قربانیوں کو ان کی زندگیوں کے بعد بھی جاری رکھا جائے اور مجاہدین کی اولادیں اپنے اباء کی قربانیوں کو از سر نو زندہ اور تا قیامت زندہ رکھیں اور اپنے اور اپنی نسلوں کے گھروں کو بھی برکتوں سے بھر لیں"

(الفضل 29۔اکتوبر 84ء)

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرم خواجہ صفی الدین قمر صاحب انسپکٹر مال آمد تحریر کرتے ہیں کہ ان کے بہنوئی اور محترم مولانا قمرالدین فاضل صاحب صدر اول خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے داماد مکرم راجہ ناصر احمد ماسٹر وارنٹ آفیسر سابق صدر جماعت ڈرگ روڈ و سیکرٹری ضیافت کراچی مورخہ 22-1-99 بروز جمعۃ المبارک 5 بجے شام مختصری علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ ان کی عمر 75 سال تھی۔ بعد نماز عصر محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت نے بیت المبارک میں مورخہ 26-11-99 نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں قبر تیار ہونے پر محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل الاعلیٰ تحریک جدید ربوہ نے اجتماعی دعا کروائی۔ احباب کرام سے موصوف کی مغفرت اور بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل ملنے کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نکاح

○ عزیز مکرم عطاء القدوس صاحب ابن مکرم ناصر احمد صاحب بھٹی دارالعلوم شرقی ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ حامدہ صدیقہ صاحبہ بنت مکرم ملک اللہ بخش صاحب (واقف زندگی) کوارٹرز تحریک جدید ربوہ کے ساتھ بعوض مبلغ تیس ہزار روپے حق مہر محترم مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری نائب وکیل التبشیر و زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ نے مورخہ 25-1-99 کو بعد نماز عصر بیت المبارک میں پڑھا۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ نکاح دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بہت ہی بابرکت اور مبارک فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

گمشدہ انگوٹھی

○ محلہ دارالرحمت غربی ربوہ سے گولبازار کے راستے میں ایک عدد سونے کی انگوٹھی گر گئی ہے جس کسی کو ملی ہو براہ کرم صدر عمومی صاحب کے دفتر میں پہنچا دیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

زیارت ربوہ واقفین نو حلقہ کھتووالی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

○ مورخہ 4-دسمبر بروز جمعۃ المبارک حلقہ ج-ب/312 کھتووالی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے واقفین نو کا ایک وفد ربوہ پہنچا اس وفد میں 11 واقفین نو 9 والدین اور 52 دیگر مستورات و احباب نے شرکت کی وفد نے اپنے قیام کے دوران ربوہ کے اہم مقامات کا وزٹ کیا مکرم وکیل صاحب نے وفد کے اراکین کو قیمتی نصائح سے نوازا۔ خواتین اور بچوں نے دفاتر لجنہ کا دورہ کیا۔ مورخہ 6- دسمبر کو وفد ربوہ کی حسین یادیں لیے واپس روانہ ہوا۔

بھون ضلع چکوال

○ مورخہ 3- دسمبر 98ء بروز جمعرات بھون ضلع چکوال کے واقفین نو کا ایک وفد مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ بھون اور مکرم معلم صاحب کے ہمراہ ربوہ پہنچا اس وفد میں 12 واقفین نو اور 12 والدین اور دیگر 2 احباب نے شرکت کی۔ اپنے قیام کے دوران وفد نے ربوہ کے قابل دید مقامات دیکھے اور بزرگان سلسلہ سے ملاقات کی۔ مورخہ 6- دسمبر کو وفد ربوہ کی حسین یادیں لئے واپس روانہ ہوا۔

چک نمبر 117- چھور کوٹلی ضلع شیخوپورہ

○ مورخہ 24- جنوری 99ء بروز اتوار چک نمبر 117/ چھور کوٹلی ضلع شیخوپورہ کے واقفین نو کا ایک وفد مکرم سلطان احمد عامر صاحب مربی سلسلہ کے ہمراہ ربوہ پہنچا اس وفد میں 4 واقفین نو 10 دیگر بچے بچیاں 8 خواتین اور دو مرد شامل تھے وفد نے اپنے قیام کے دوران ربوہ کے قابل دید مقامات دیکھے اور دفتر لجنہ کا بھی دورہ کیا جہاں سیکرٹری تعلیم اور سیکرٹری ناصرات نے ناصرات کے کام کے لئے ان کی راہنمائی کی۔

مکرم ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب چائلڈ سپیشلسٹ ریلوے روڈ نے بچوں کا فری طبی معائنہ کیا۔

(وکالت وقف نو)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عید گفٹ

○ مکرم عبدالرشید تبسم صاحب سیکرٹری وقف نو بلاک لیڈر دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ:-

عیدالفطر کی تقریب سے پہلے واقفین نو دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ اور شکور پارک ربوہ نے اپنے غریب بھائیوں کو عید کی خوشیوں میں شامل کرنے کے لئے 4 محلوں میں عید کے گفٹ تقسیم کئے۔

(وکالت وقف نو)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ مکرم حکیم محمد صدیق صاحب فیکٹری ایریا ربوہ بوجہ فالج اور برین ہیمبرج بیمار ہیں کئی دن سے بے ہوش ہیں۔

○ مکرم شیخ عطاء اللہ صاحب پنشنر تحریک جدید- دارالعلوم غربی حلقہ صادق ربوہ کی اہلیہ صاحبہ کو کراچی میں سڑک پر گرنے کی وجہ سے کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے کمزوری اور ضعف بہت ہے آپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں متوقع ہے۔

○ مکرم مرزا عبدالجلیل صاحب دارالعلوم غربی حلقہ صادق ربوہ کو حادثہ پیش آیا موصوف کی پنڈلی پر سے تانگہ گذر گیا جس کی سے پنڈلی ٹوٹ گئی ہے۔ فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں

○ محترمہ شمیم طاہرہ صاحبہ اہلیہ مکرم صوبیدار محمد شفیع صاحب انور مرحوم المعروف بھٹے والے دارالنصر غربی الف چار پانچ روز سے شدید بیمار ہیں۔

○ مکرم مبارک احمد طاہر صاحب انسپکٹر تحریک جدید کا بیٹا رضوان احمد (عمر 26 سال) مورخہ 27-1-99 کو ساہیوال روڈ سے کہکشاں کالونی سے بذریعہ سائیکل موٹر گھر آرہا تھا کہ سامنے سے آنے والی ویگن سے حادثہ پیش آ گیا۔ سر میں شدید چوٹ اور دائیں ٹانگ کی دونوں ہڈیاں ٹوٹ گئی ہیں۔ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے۔

○ مکرم مولوی عبدالعزیز صاحب دارالنصر شرقی ربوہ کو جسم کے دائیں طرف فالج کا حملہ ہوا تھا 8 دن فضل عمر ہسپتال میں داخل رہے اب گھر آگئے ہیں پہلے سے آفاقہ ہے۔

○ مکرم صلاح الدین صاحب ریٹائرڈ ڈرائیور پرائیوٹ سیکرٹری کے بڑے بھائی محمد اسلم صاحب بیمار ہیں اور سیکورٹی ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔

○ طاہر احمد ابن محمد عظیم صاحب دارالعلوم غربی ٹانگ کے فریکچر کی وجہ سے صاحب فراش ہے۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان سب کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ربوہ کے چند ضروری فون نمبرز

○☆ فضل عمر ہسپتال 115، 970
☆ ایوان محمود 212685
☆ صدر عمومی 212700
☆ 212800
☆ پولیس چوکی 213176
☆ 15
☆ تھانہ 213175
☆ واپڈا انکوائری 118
☆ واپڈا آفس 212373
☆ روزنامہ الفضل 213029
☆ بلڈ بنک 212233
☆ ریلوے اسٹیشن 213180؟2
☆ 117
☆ پوسٹ آفس 924
☆ ٹاؤن کمیٹی 957
☆ دفتر وصیت 212969

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ضروری اعلان

○ جو قارئین ہاکر کے ذریعے الفضل حاصل کرتے ہیں ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ بل اخبار ماہ جنوری 1999ء مبلغ 00-60 روپے بنتا ہے۔ براہ کرم جلد ادا کر کے ممنون فرمائیں۔

(مینیجر)

اعلان دارالقضاء

○ (مکرم شمشاد احمد بٹ صاحب بابت ترکہ مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب)

مکرم شمشاد احمد صاحب بٹ ساکن طاہر آباد ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے چچا مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب ساکن مکان نمبر 11/2-A محلہ دارالیمن غربی ربوہ۔ بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ ان کی کوئی اولاد نہ ہے۔ لہٰذا ان کا یہ حصہ جس کا رقبہ 10 مرلہ 146 مربع فٹ ہے۔ (کل رقبہ پلاٹ 1 کنال 5 مرلہ 146 مربع فٹ ہے) درج ذیل ورثاء کے نام منتقل کر دیا جائے۔

1- محترمہ امۃ القدوس صاحبہ (بیوہ)
2- محترمہ برکت بی بی صاحبہ (ہمشیرہ)
3- مکرم شمشاد احمد بٹ صاحب (بھتیجا)
4- مکرم ریاض احمد بٹ صاحب (بھتیجا)
5- مکرم طارق احمد بٹ صاحب (بھتیجا)
6- مکرم خالد احمد بٹ صاحب (بھتیجا)
7- محترمہ ناصرہ پروین صاحبہ (بھتیجی)
8- محترمہ خالدہ پروین صاحبہ (بھتیجی)
9- محترمہ ساجدہ پروین صاحبہ (بھتیجی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء- ربوہ)

ہفتہ تعلیم خدام

○ خدام الاحمدیہ پاکستان کے تحت 24 تا 30- جنوری 99ء ہفتہ تعلیم منایا جا رہا ہے۔ اس ہفتہ میں خصوصیت سے قرآن سیکھنے سکھانے کی کوشش کریں۔ حضور کی ترجمۃ القرآن کلاس سے استفادہ کریں۔ نیز حضرت مسیح موعود کی کتب، "نماز باترجمہ" اور مقابلہ مضمون نویسی کی طرف خاص توجہ کی جائے۔ ہفتہ کے اختتام پر معین رپورٹ مرکز بھجوائی جائے۔ (مہتمم تعلیم)

عطیہ خون

خدمت بھی عبادت بھی

(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق)

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ: 29- جنوری- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 6 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 14 درجے سنٹی گریڈ
30- جنوری- غروب آفتاب- 5-42
31- جنوری- طلوع فجر- 5-36
31- جنوری- طلوع آفتاب 7-01

عالمی خبریں

طاقت کے استعمال کی حمایت

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے یوگوسلاویہ کے خلاف طاقت کے استعمال کی حمایت کردی ہے۔ نیٹو کی فوجیں کارروائی کے لئے تیار ہیں۔ اطلاعات کے مطابق یہ فیصلہ یوگوسلاویہ کی فوجوں کی طرف سے کوسوو پر ایک اور حملہ کے بعد کیا گیا۔ تازہ حملے میں 16- مسلمان شہید کر دئے گئے۔ بڑی تعداد میں البانوی نژاد مسلمان جان بچانے کے لئے جنگلوں میں پناہ لینے پر مجبور ہو گئے۔

زلزلہ اور لوٹ مار

کولمبیا میں زلزلہ کے متاثرین نے خوراک اور دیگر اشیاء حاصل کرنے کے لئے ایک سپر مارکیٹ لوٹ لی۔ آرمینیا کے سینکڑوں بھوکوں نے سپر مارکیٹ پر دھاوا بول دیا۔ صدر نے کہا ہے کہ متاثرین کو خوراک اور ادویات کی فراہمی یقینی بنائی جائے گی۔

جاپان کو ایٹمی پلانٹ

جاپان نے بتایا ہے کہ وہ تائیوان کو ایٹمی پلانٹ فراہم کرے گا۔ چین اور سنگاپور کو بھی ایٹمی ٹیکنالوجی کی فراہمی کا منصوبہ زیر غور ہے۔

یلسن اور پریماکوف

روس نے ان اطلاعات کی تردید کی ہے کہ روس کے صدر بورس یلسن اور وزیر اعظم پریماکوف کے درمیان کسی قسم کے اختلافات ہیں۔ وائس آف امریکہ نے روسی ترجمان کے حوالے سے کہا ہے کہ دونوں افراد ایک دوسرے کے موقف کا احترام کرتے ہیں۔ اور ان میں مکمل مفاہمت ہے۔

الجزائر میں قتل عام

الجزائر میں مسلح افراد نے یوریا میں سڑک بلاک کرکے ایک گاڑی روکی اور سات مسافروں کو ہلاک کر دیا۔ فوج نے 10- مسلم عسکریت پسندوں کو ہلاک کر دیا۔

صدر کلنٹن کا مواخذہ

صدر کلنٹن کے مواخذہ کی کارروائی کو روک دینے کے بارے میں ڈیموکریٹک سینیٹروں کی تحریک ری پبلک اکثریت نے ناکام بنادی۔ اسی طرح گواہوں کو طلب کرنے کی تحریک بھی ری پبلکنوں نے کامیاب کر دی۔ اس کے تحت مونیکا اور بعض دوسرے گوہواں کو طلب کرکے ان پر بند کمرے میں جرح کی جائے گی۔

دانتوں کا معائنہ
مفت
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
3:30 تا 7:30 شام
احمدیہ ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک
ربوہ

ملکی خبریں

فارن کرنسی اکاؤنٹس پھر منجمد

لاہور ہائی کورٹ کی طرف سے فارن کرنسی اکاؤنٹس پر سے پابندی ختم کرنے کے بعد سپریم کورٹ نے وفاق پاکستان کی طرف سے کی جانے والی درخواست کے بعد یہ اکاؤنٹس پھر سے منجمد کردیئے ہیں۔ سپریم کورٹ کے جج جسٹس ارشاد خان نے 7- رکنی بنچ بنانے کی سفارش کے ساتھ اپیل چیف جسٹس کو بھجوادی ہے۔ حکومت نے اپنی درخواست میں کہا کہ خزانہ خالی ہے۔ حکومت فارن کرنسی ہولڈرز کو ادائیگی نہیں کرسکتی۔ اس فیصلے کا پیرس کلب میں وزیر خزانہ کی ملاقات پر برا اثر پڑے گا۔ اٹارنی جنرل نے کہا کہ آئی ایم ایف اور ورلڈ بنک نے فون پر کہا کہ فارن کرنسی کے کھاتہ داروں کو ادائیگی کرنے کا مطلب ہے کہ آپ کے پاس پیسے موجود ہیں پھر ہم سے قرضہ کیوں مانگ رہے ہیں۔

امریکی سفیر کی طلبی

گذشتہ روز امریکی سفیر کو وزارت خارجہ میں طلب کرکے امریکی بحری بیڑے اور طیاروں کی طرف سے پاکستان کی بحری اور فضائی حدود کی خلاف ورزی پر شدید تشویش کا اظہار کیا۔ امریکہ نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ کوئی خلاف ورزی نہیں کی گئی دونوں ملکوں کی تشریحات میں فرق ہے۔

قرضے ری شیڈول کرنے کی درخواست

پاکستان نے پیرس کلب سے درخواست کی ہے کہ اس کے ذمہ واجب الادا قرضے ری شیڈول کردیئے جائیں حکومت کو معاشی استحکام کے لئے مزید فنڈز کی ضرورت ہے۔

دفاعی ضروریات پوری کریں گے

وزیر اعظم نواز شریف نے بحریہ کا دورہ کیا اور کہا کہ دفاع پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکتا۔ اقتصادی مشکلات کے باوجود دفاعی ضروریات پوری کریں گے۔

ملتان میں دہشت گردی

ملتان میں دہشت گردی کے ایک واقعہ میں تھانے دار سمیت 5- پولیس اہلکار ہلاک ہو گئے جبکہ 5- زخمی ہو گئے۔